روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 15 ستمبر 2010ء 5 شوال 1431 ہجری 15 تبوک 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 191

## رسول اللہؐ کی عید کا ایک منظر

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے۔ پہلے نماز پڑھاتے پھر لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے انہیں وعظ و نصیحت فرماتے اور اچھے کاموں کا حکم دیتے اگر کوئی لشکر بھجوانا چاہتے تو اسے بھجواتے یا کوئی اور حکم دینا چاہتے تو وہ دیتے اور پھر تشریف لے جاتے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الخروج الی المصلّٰی حدیث نمبر:903)

## قوموں کی زندگی میں تنگی اور آسائش کے آنے کا روح پرور فلسفہ اور اس کا عید کے حوالے سے بیان

# حقیقی عید یہی ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کی جائیں

## صبر اور دعا سے خدا کی نصرت، مدد اور لقا مانگتے چلے جانا ہمارا کام ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالفطر 11 ستمبر 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 11 ستمبر 2010ء کو نماز عیدالفطر کی ادائیگی کے لئے پاکستانی وقت کے مطابق تقریباً پونے تین بجے سہ پہر بیت الفتوح مورڈن لندن تشریف لائے۔ نماز عید کی ادائیگی کے بعد آپ نے خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ساری دنیا میں مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ نشر کیا گیا۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ انشراح کی آیات 6 اور 7 کی تلاوت کی اور فرمایا یقیناً ہر تنگی کے بعد آسائش ہوتی ہے۔ ہر تنگی کے بعد بڑی آسائش ہوتی ہے۔ یہ مکی سورۃ کی آیات ہیں۔ جب آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ پر بڑی سختی کی جاتی تھی۔ سخت مصائب اور تکالیف کا دور تھا۔ بعض صحابہ کو شہید بھی کر دیا گیا۔ ان کو آنحضرت ﷺ صبر کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے یہ خوشخبری سنائی کہ تنگی کے بعد آسائش کا زمانہ آئے گا۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا اور مدینہ ہجرت کے بعد آسائش کے زمانے کے لئے ایسے حالات کا آغاز ہوا کہ وہ جن سے غلاموں جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔ بڑی بڑی حکومتوں کو ان کی غلامی میں لا ڈالا اور جاہ وحشمت کا وہ دور شروع ہوا کہ قوموں نے ان غلاموں کی غلامی میں فخر محسوس کرنا شروع کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا آج احمدیت کے ساتھ ظالمانہ کارروائیاں کی جاتی ہیں۔ آج احمدی قربانیاں دے رہے ہیں اور صبر کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔ احمدیت پر خوشحالی اور آسائش کا دور ضرور آئے گا۔ حضرت مسیح موعود نے 1883ء میں فرمایا تھا کہ خدا نے بشارت دی ہے کہ تنگی تو ہے مگر تھوڑی، اس کے بعد فراخی بھی آئے گی۔ یعنی عسر کو محدود کر دیا اور یُسر کو آزاد رکھا گیا یعنی غیر محدود اور لمبا کیا گیا ہے۔ جب ہم سے یہ وعدہ کیا گیا ہے تو پھر کیوں نہ ہم علیٰ وجہ البصیرت اس پر قائم ہوں کہ یہ مخالفت ہمارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گی اور افراد کی قربانیاں جماعت کو ختم نہیں کر سکتیں بلکہ طاقت کو بڑھاتی اور مضبوط کرتی ہیں۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات کا ذکر فرمایا۔ جن میں ترقی کی بشارات دی گئی ہیں اور کہیں تکالیف کا بھی ذکر ہے۔ مگر وعدہ کرتے ہوئے خدا نے فرمایا کہ میں جس کام کے لئے تجھے کھڑا کر رہا ہوں۔ اس میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم غلبہ دیکھو گے اور اگر درمیان میں کوئی تکلیف ہے تو یہ موجب ترقی اور موجب مغفرت خطایا ہے۔ ان ترقیات اور بشارات پر احمدیوں کے یقین کی مثال دیتے ہوئے حضور انور نے بنگلہ دیش کی ایک احمدی عورت کا ذکر فرمایا جس نے ایک ابتلاء میں مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم جو بھی نقصان پہنچانا چاہتے ہو پہنچا لو۔ لیکن ہمارا ایمان نہیں چھین سکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ 28 مئی کو سانحہ لاہور کے نتیجے میں خدا نے جماعت کو ترقیات دی ہیں اور جس طرح تعارف ہوا ہے اس کے لئے شاید ہمیں دہائیاں لگ جاتیں۔ پیغام پہنچانے کے لئے یہ قربانیاں تیز ذریعہ بن گئی ہیں۔ یہ جاں نثاران تو بہت خوش قسمت ہیں کہ یہ ایک مقصد کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں۔ کچھ ایسے بھی درجنوں ہیں جو روزانہ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ عورتیں بیوہ ہوتی ہیں۔ بچے یتیم ہو جاتے ہیں۔ مگر نہ مرنے والوں کو پتہ ہے کہ ہم کو کیوں مارا جا رہا ہے۔ نہ پیچھے رہ جانے والوں کو پتہ ہے۔ مگر احمدی ایک نیک مقصد کے لئے جان ہتھیلی پر رکھ کر پھر رہا ہے اور اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔ کمزوریوں کو دور کرنے اور خدا کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔ یہ عظیم انقلاب کی تاریں ہل رہی ہیں اور حقیقی عید بھی تب ہی آئے گی جب دنیا اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کرے گی۔

حضور انور نے فرمایا احمدیت کے عسر کے حالات کے بعد یسر کے حالات ضرور پیدا ہوں گے۔ عظیم الشان فتح کا نقارہ بجے گا اور جاں نثاران احمدیت کو تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی۔ یہ خون ارزاں نہیں ہے۔ یہ خون ہمیشہ اپنی قیمت کو بڑھا رہا ہے۔ ان کے بچے، ماں، باپ، بہن، بھائی یہ سوچ کر عید منائیں کہ انہوں نے اپنے خون سے جہاں نئی تاریخ رقم کی ہے۔ وہاں ہمیں عید منانے کے طریق سکھا گئے ہیں۔ جانوں کی قربانی دے کر اس اعلیٰ مقام کو پا گئے جو خدا کی محبت کا مقام ہے۔

حضور انور نے فرمایا پچھلے رمضان اور اس رمضان کے اختتام تک 97 احمدی احباب نے اپنی جان کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا۔ عید کے باوجود غم ہے۔ بچے اپنے والدین کی شفقت سے محروم ہیں۔ وہ مائیں جو اپنے جگر گوشوں کو سینے سے لگا کر عید ملتی تھیں اب ان جگر گوشوں کی قبروں پر دعا کر کے عید منا رہی ہیں۔ ان کے باپ اپنے جاں نثار بیٹوں کے سہارے نماز عید

باقی صفحہ 8

## واقفین نو توجہ فرمائیں

امسال میٹرک اور ایف۔اے/ ایف ایس سی کا امتحان دینے والے واقفین نو/ واقفات نو جلد تر اپنے رزلٹ سے وکالت وقف نو کو مطلع فرمائیں۔ نیز یہ بھی مطلع فرمائیں کہ اس کے بعد آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ آئندہ داخلہ کیلئے مضامین/ شعبہ جات کے انتخاب سے قبل وکالت وقف نو سے مشورہ ضرور کریں تا کہ جماعت کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے مضامین/ شعبہ جات کا انتخاب کیا جا سکے جس کی جماعت کو زیادہ اور فوری ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام واقفین نو کو اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے جماعت کیلئے بہترین اور مفید وجود بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل وقف نو)

## سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن
☆ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائنا کالوجسٹ
☆ مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر

بوقت 10 بجے صبح

تینوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 19 ستمبر 2010ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے نتائج کا اعلان ہو چکا ہے۔ سیکرٹریان تعلیم جلد از جلد نظارت تعلیم کے ارسال کردہ فارمز پر کر کے اپنی ماہانہ رپورٹ کے ساتھ نظارت کو بھجوائیں۔

(نظارت تعلیم)

# ہم لوگ دعاؤں کے طلبگار ہیں سائیں

دنیا کی عدالت میں سزا وار ہیں سائیں
ہم جرمِ محبت میں گرفتار ہیں سائیں
کچھ وہ بھی جفاؤں میں رعائت نہیں کرتے
کچھ ہم بھی طبیعت کے وضعدار ہیں سائیں

راتوں کی سیاہی کو ضیاء کہہ نہیں سکتے
ہم زہر کی پڑیا کو دوا کہہ نہیں سکتے
ہر موڑ پہ دشمن ہو یہ منظور ہے سائیں
ہم لوگ زمانے کو خدا کہہ نہیں سکتے

دنیا کی جفاؤں پہ جفا ہم نہ کریں گے
یہ اور کہ اب اُن سے مِلا ہم نہ کریں گے
پر بات تمہاری تو سئیں سب سے جدا ہے
تم قتل بھی کر دو تو گِلہ ہم نہ کریں گے
ہم لوگ تو ازلوں سے وفادار ہیں سائیں
دنیا کی عدالت میں سزاوار ہیں سائیں

اس شہرِ پریشان میں کیا ہو نہیں سکتا
اک شخص مگر دل سے جدا ہو نہیں سکتا
دنیا نے کہا جرم ہے اب پیار، محبت
اور ہم نے کہا فرض قضا ہو نہیں سکتا

دنیا سے محبت کا فقط یہ ہے خلاصہ
مل جائے جو دریا بھی تو انسان ہے پیاسا
انسان کو آتی ہے سمجھ دیر سے جا کے
نیکی ہی کمائی ہے یہی کُل ہے اثاثہ

دل سے جو نکلتی ہے دعا رد نہیں ہوتی
مولیٰ کے کرشموں کی کوئی حد نہیں ہوتی
ہم ہجر میں بھی وصل کی امید ہیں رکھتے
ویسے بھی محبت کی تو سرحد نہیں ہوتی
ہم لوگ دعاؤں کے طلبگار ہیں سائیں
دنیا کی عدالت میں سزاوار ہیں سائیں

مولیٰ کا بڑا ہم پہ یہ احسان ہے سائیں
اس پیار محبت پہ بڑا مان ہے سائیں
اک بار اشارہ ہو اگر آپ کی خاطر
دل چیز ہے کیا جان بھی قربان ہے سائیں

**مبارک صدیقی**

# طریق دعا۔ فطری اظہار

## حضرت مولانا راجیکی صاحب کا ایک غیر مطبوعہ خط

مستجاب الدعوات حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا ایک خط جو انہوں نے چوہدری احمد حیات ریٹائرڈ ملٹری اکاؤنٹس ولد حضرت منشی محمد حیات صاحب پٹواری آف بیداد پور ضلع شیخوپورہ رفیق حضرت مسیح موعود کو تحریر کیا تھا۔ اس غیر شائع شدہ تحریر کا متن افادۂ عام کے لئے پیش خدمت ہے۔

مکرمی حفظکم اللہ تعالیٰ ونصرکم وافازکم بفضلہٖ وکرمہ ورحمہ آمین ثم آمین

ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا اور پڑھا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے آپ کے سسرال کے افراد روک بننے والوں کو موافقت کی توفیق عطا فرمادے تا کہ آپ کی ابتدائی صورت موافقت پیدا ہو جانے سے دور ہو سکے۔ آمین ثم آمین

آپ بھی دعا کریں خاکسار بھی انشاء اللہ تعالیٰ دعا کرے گا لیکن قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے دعا حسب فرمان افمن یجیب المضطر ............روح اور دل کے درد اور سوز کو اور چشم اشکبار کو چاہتی ہے مقدس لوگوں نے بر بنائے تجربہ یوں بھی فرمایا ہے ؎

تا نہ گرید ابر کے خندد چمن
تا نہ گرید طفل کے جوشد لبن

یعنی جب تک بادل اشکبار نہ ہو باغ اور گلزار شگفتگی حاصل نہیں کر سکتا اور جب تک ماں کی گود میں دودھ پینے والا بچہ نہ روئے اور نہ اشکبار ہو کر اپنے دکھ درد کا اظہار کرے تو ماں کا دودھ جوش نہیں مارتا۔ سو بچہ کا رونا اور چشم گریاں فطری اظہار طریق دعا ہے اب کسی کے لئے درد اور سوز سے دعا کرنا بجز تعلق کے کیسے ہو سکتا ہے۔ کسی صوفی کے دعا کرنے اور قبول ہونے میں جب دیر ہوئی۔ تو دیر کی وجہ یہ بھی بتائی گئی ؎

خوش نمائد نالۂ شبہائے تو
ذوق مے یایم پنہا رب ہائے تو
ہر دعائے شیخ نے چوں ہر دعا است
فانی است و دستِ او دست خد است

تاہم کوشش کریں اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے بھی دعا کرائیں۔ حضرت اقدس تو بیمار ہیں لیکن حضرت میاں بشیر احمد بھی مقدس اور مستجاب الدعوات اور............ ہیں۔

والسلام
خاکسار
غلام رسول راجیکی
از ربوہ دارالہجرت
6-3-1960

(مرسلہ: مکرم مسعود احمد ناصر صاحب وینس لاہور)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

### حضور انور ایدہ اللہ کی جلسہ جرمنی کے حوالہ سے مصروفیات

# وہ شخص شہر محبت میں لوٹ آیا ہے

### اور حضور کے ارشاد پر خاکسار کے سفر یورپ کا مختصر احوال

عبدالسمیع خان

یہ مضمون حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ملاحظہ کے بعد شائع کیا جارہا ہے

قسط دوم آخر

## جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ

2 تا 4 جولائی 2010ء سوئٹزرلینڈ کا جلسہ سالانہ تھا۔ جس کے لئے حضور اقدس نے کمال ذرہ نوازی سے نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔ خاکسار مکرم منصور احمد صاحب مربی سلسلہ کے ہمراہ یکم جولائی کو بذریعہ ٹرین سوئٹزرلینڈ گیا تو مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ تشریف لائے ہوئے تھے۔

یہ جلسہ بیت نور Wigoltingen کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ جس کے لئے مارکیز لگائی گئی تھیں۔ اس ملک میں چھوٹی سی جماعت ہے جس کی تعداد کم وبیش 800 ہے۔ حضور اقدس اپریل میں یہاں ورود فرما ہوئے تھے اور احباب کثرت کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ اسی طرح یہاں سے کئی احباب گزشتہ ہفتہ جلسہ جرمنی میں شامل ہوئے تھے اس کے باوجود جماعت ذوق وشوق سے جلسہ میں شامل ہوئی جس کی حاضری 625 کے لگ بھگ تھی۔

ہر طرف حضور کے دورہ کی یادیں بکھری ہوئی تھیں اور سب لوگ حضور کی محبتوں اور شفقتوں کا تذکرہ کرتے نہ تھکتے تھے۔ امیر جماعت مکرم طارق ولید صاحب بہت مستعد اور خوش مزاج ہیں۔

مقامی احباب نے بہت اچھی تقاریر تیار کی ہوئی تھیں۔ پروگرام کے مطابق خاکسار نے جمعہ پڑھایا۔ لوائے احمدیت لہرایا۔ مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ بچوں سے ملاقات کی اور اختتامی تقریر کی۔ مقامی لحاظ سے موسم گرم تھا۔ تاہم خدام اور دیگر کارکن اور کارکنات نے مستعدی کے ساتھ ڈیوٹی دی۔

کچن کا انتظام چند کلومیٹر دور تھا اور بارش کے خدشہ کی بناء پر اس کے قریب ایک اور پارکنگ بھی حاصل کی گئی تھی تاہم بارش نہ ہوئی البتہ موسم آخری دن خوشگوار ہوگیا۔

جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ پر جرمنی سمیت کئی ملکوں سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے ان میں افریقہ کے مربیان اور مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل بھی تھے۔ بعد میں جرمنی میں ان کے بیٹے عرفان دہلوی صاحب نے گھر پر ناشتہ کا انتظام بھی کیا۔

## خلیفہ وقت کا پہلا ٹی وی انٹرویو

اس ملک کو تاریخ احمدیت میں یہ خصوصیت حاصل ہے کہ خلیفہ وقت کا پہلا ٹی وی انٹرویو یہاں سے نشر ہوا۔ یعنی 8 جون 1955ء کو ٹی وی سے حضرت مصلح موعود کا انٹرویو نشر ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب Revelation کی بنیاد یہیں پر ایک لیکچر کے ذریعہ ڈالی گئی تھی۔

## بیت محمود زیورک

سوئٹزرلینڈ میں جماعت کی سب سے پہلی بیت محمود زیورک کا افتتاح 1963ء میں ہوا جس کا سنگ بنیاد 1962ء میں حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے رکھا تھا۔ اس ملک میں یہ پہلی بیت تھی اور اسی بیت میں پہلی مرتبہ منارہ بھی تعمیر کیا گیا۔ اس بیت کے عین سامنے گرجا گھر ہے۔ جس کے پادری صاحب کے ساتھ جماعت کے بہت اچھے تعلقات ہیں اور کئی معاملات میں جماعت کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ منارہ پر پابندی کے خلاف جب جماعت کی طرف سے مہم چلائی گئی تو پادری صاحب نے جماعت کی حمایت کی اور ریفرنڈم میں اس علاقہ کے لوگوں نے کثرت رائے سے منارہ پر پابندی کی مخالفت میں ووٹ دیئے۔ مشن ہاؤس کو تاریخی تصویروں سے خوب سجایا گیا ہے۔

جلسہ پر اور پھر زیورک میں کئی نومبائعین سے ملاقات ہوئی۔ جو بڑے دلچسپ حالات میں اس ملک میں وارد ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں رحمتوں سے بھر دیا اور وہ بہت تیزی سے اخلاص میں ترقی کرتے چلے گئے۔

## جھیلوں کا ملک

جلسہ کے طفیل جن مقامات کی سیر کی ان کا کچھ حال درج ہے۔ سوئٹزرلینڈ بلند پہاڑوں، وسیع وعریض جھیلوں اور طویل سرنگوں کی سرزمین ہے۔ ایک بڑی جھیل، جرمنی، آسٹریلیا اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان واقع ہے اور اردگرد سرسبز پارک ہیں۔

یورپ کی سب سے بڑی آبشار Rheinfall دیکھی جو گزشتہ 17 ہزار سال سے اسی طرح بہہ رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے 2004ء میں اسے ملاحظہ فرمایا تھا۔ وہاں سیر کرتے ہوئے ایک احمدی خاندان بھی مل گیا جنہوں نے خوب تواضع کی۔

مکرم طاہر صاحب کے ساتھ اینگل برگ بھی گئے جہاں چیئر لفٹ 10 ہزار فٹ کی بلندی پر گلیشئر پر لے جاتی ہے اور سیاح بکثرت برف پر سفر کرتے ہیں۔

لوزن جھیل بھی دیکھی۔ مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ دلکش پہاڑی علاقہ انٹرلاکن بھی دیکھا۔

## ڈیری فارم

بیت نور کے قریب وہ ڈیری فارم بھی دیکھا جس کی تفصیل حضور ایدہ اللہ کے دورے کی رپورٹ میں پڑھ کر مربی صاحب سے دکھانے کی درخواست کی تھی۔ جہاں خودکار مشینیں گائیوں کے تھنوں سے دودھ نکالتی ان کی صفائی کا انتظام کرتی اور سب گائیوں کا ریکارڈ رکھتی ہیں۔ اس فارم میں 21 گائیاں ہیں اور ہر گائے 24 گھنٹوں میں روزانہ 2 دفعہ 20 سے 30 لٹر دودھ دیتی ہے۔ اس مقصد کے لئے گائیوں کو باقاعدہ ٹریننگ دی گئی ہے۔ (اس کی تفصیل الفضل 31 مئی 2010ء میں شائع ہوچکی ہے)

نیز پنیر بنانے کی فیکٹری دیکھی۔ تازہ پنیر سے بھی لطف اندوز ہوئے اور گرین ہاؤس بھی دیکھا جہاں گلاب کے ہزاروں پودے نشوونما پارہے تھے۔

## سفر ہالینڈ

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت ہالینڈ، بیلجیئم اور فرانس کے مشن ہاؤسز بھی دیکھنے تھے۔

مکرم منیر جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم عبدالماجد صاحب وکیل التبشیر اور مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال نے جرمنی اور ان ممالک کی سیر کا پروگرام ترتیب دیا اور لوکل امیر فرینکفرٹ مکرم ادریس صاحب نے اسے جامہ پہنایا۔ انہوں نے بذریعہ کار اس سارے سفر کا انتظام کیا مکرم سفیر احمد صاحب گائیڈ اور راہنما تھے جنہوں نے بہت عمدگی کے ساتھ یہ سارا سفر طے کیا۔ چند اہم امور درج ذیل ہیں۔

## بیت النور نن سپیٹ

ہالینڈ میں ہمارا مرکز بیت النور نن سپیٹ جنگل اور درختوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ قریب ہی ایک خوبصورت جھیل ہے۔ حضور انور یہاں 19 اگست 2009ء کو تشریف لائے تھے اور جھیل کے کنارے سوا گھنٹہ پیدل سیر کی۔

یہ علاقہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو بھی بہت پسند تھا اور یہاں سائیکلنگ کیا کرتے تھے۔ اس کی اتباع میں خاکسار اور مکرم حامد کریم محمود صاحب نے مکرم امیر صاحب ہالینڈ کے سائیکلوں پر سیر کی اور ہلکی بارش میں خوب مزہ اٹھایا۔

13 ستمبر 1985ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بیت النور کا افتتاح فرمایا تھا۔

10 جولائی کو ہم ہالینڈ نن سپیٹ پہنچے۔ اسی دن مکرم صدر صاحب کی بیٹی کی شادی تھی۔ اس کی دعائیہ تقریب میں شمولیت کی۔ محترم سید میر محمود احمد صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے ان سے بھی فیض حاصل کیا۔

وہ علاقہ جو اہل ہالینڈ نے سمندر سے چھین کر دور دور تک سڑکیں بنائی ہیں ان کا بھی نظارہ کیا۔

## ڈولفنیریم

ڈولفنیریم بھی دیکھا جہاں ڈولفن مچھلیاں حیرت انگیز کرتب دکھاتی ہیں۔

نن سپیٹ سے 10 کلومیٹر کے فاصلہ پر Harderwijk شہر ہے۔ یہاں ڈولفنیریم Dolfinarium واقع ہے۔ یہ جگہ سمندر سے حاصل کردہ زمین ہے اور اس کے اردگرد کا سمندر ایک جھیل کی صورت اختیار کرچکا ہے۔ Dolfinarium میں ڈولفن (Dolphins) مچھلی کی مختلف اقسام کے علاوہ اور بھی قریباً دس اقسام کے سمندری جانور رکھے گئے ہیں۔ جن سے مختلف قسم کے کرتب دکھائے جاتے ہیں۔ اس میں ڈولفن کا ہسپتال بھی ہے۔ Dolfinarium کی بہت سی دلچسپیوں کے علاوہ چند دلچسپیاں بچوں کے لئے مخصوص ہیں اور اس کا ایک خاص حصہ وہ ہے جو کھلے پانی کا ایکوریم Aquarium ہے جس میں کھڑے ہوکر شیشے میں ڈولفن اور دوسرے سمندری جانوروں کو تیرتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ اس کو قائم ہوئے تقریباً 40 سال ہوچکے ہیں۔ قریباً ایک ملین لوگ سالانہ اسے دیکھنے کے لئے یہاں آتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے 21 اگست 2007 کو اسے ملاحظہ فرمایا تھا۔ (الفضل 30 اگست 2007ء)

## ایمسٹرڈم

ایمسٹرڈم میں جماعت کا مرکز دیکھا۔ جو بلند درختوں میں گھرا ہوا ہے۔ یہ شہر ہالینڈ کا دارالحکومت ہے۔ اس کے گردونواح میں قریباً 90 جزیرے ہیں جنہیں نہروں اور پلوں نے ملا رکھا ہے۔

اس کا نام دریائے آمسٹل سے مستعار ہے۔ 1275ء میں اس دریا پر باندھے گئے بند کی نسبت سے اس کا نام ایمسٹرڈم رکھا گیا۔

## بیت مبارک ھیگ

ھیگ میں جماعت کی بیت مبارک کا افتتاح 1955ء میں ہوا۔ حضرت مصلح موعود نے یہاں نمازیں پڑھائی ہیں۔

## پینوراما

ھیگ کی مشہور چیزوں میں سے ایک پینوراما ہے۔ Panorama عجائبات دنیا میں سے ایک عجوبہ ہے۔ اس پینٹنگ کی لمبائی 120 میٹر ہے جبکہ اونچائی 14 میٹر ہے۔ اور یہ پینٹنگ گولائی میں ہے اور 360 ڈگری کینوس پر بنائی گئی ہے۔ اس Panorama میں

ہالینڈ کی 1881ء کی زندگی، رہن سہن اور سمندری لڑائیاں وغیرہ دکھائی گئی ہیں۔ جب اندر جاتے ہی یوں لگتا ہے جیسے انسان کسی نئی دنیا میں پہنچ گیا ہے۔ ایک طرف میل ہا میل سمندر نظر آتا ہے۔ اس میں بحری جہاز، کشتیاں نظر آتی ہیں۔ فوجی لشکر نظر آتے ہیں۔ کہیں لڑائی ہورہی ہے۔ کہیں زخمی پڑے ہوئے ہیں۔ بحری جہاز یوں لگتا ہے کہ میلوں دور سے آرہا ہے۔ ایک طرف آبادی ہے پورا شہر آباد ہے اور شہر بھی میل ہا میل تک آباد نظر آتا ہے۔ گویا چاروں طرف میل ہا میل دور تک کھلے آسمان تلے یہ سب مناظر نظر آتے ہیں۔ آسمان پر کبھی دھوپ آجاتی ہے اور کبھی چھاؤں آجاتی ہے۔ کبھی دن کا گمان ہوتا ہے اور کبھی رات کا گمان ہوتا ہے۔

یہ بات ہر دیکھنے والے کے لئے حیرانی کا موجب ہے کہ جس جگہ کھڑے ہو کر اس پینٹنگ کو دیکھا جاتا ہے اور یہ میلوں دور نظر آتی ہے جبکہ عملاً یہ پینٹنگ اس دیکھنے والی جگہ سے دس بارہ میٹر سے زیادہ دور نہیں۔

یہ ساری Painting ہیگ سکول کے ایک مشہور پینٹر Hendrir Willen Nesdag نے تیار کی۔ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ مل کر یہ Painting تیار کی تھی اور عجوبہ تیار کیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ 28 ستمبر 2005ء کو یہاں تشریف لائے تھے۔ (الفضل 21 اکتوبر 2005ء)

## عالمی عدالت انصاف

ہیگ میں عالمی عدالت انصاف کی عمارت باہر سے دیکھی کیونکہ اندر جانے کا وقت ختم ہوگیا تھا۔ اس میں عالمی عدالت انصاف کے صدر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تصویر بھی موجود ہے۔ عالمی عدالت انصاف کا قیام اس طرح عمل میں آیا کہ 1899ء میں پہلی مرتبہ Den Haag میں Peace-Conference کا انعقاد ہوا۔ اس کانفرنس کا انعقاد رشیا (Russia) کے بادشاہ Nicholas II کی تحریک پر ہوا۔ چنانچہ اس وقت سے ہالینڈ کا شہر Den Haag عالمی انصاف کا علامتی نشان ہے۔

عالمی عدالت انصاف کی یہ موجودہ عمارت 1907ء اور 1913ء کے درمیانی عرصہ میں تعمیر ہوئی۔ یہ دنیا کی واحد ایسی عمارت ہے جس کی تعمیر میں تمام ممالک نے حصہ لیا ہے کسی نے بلڈنگ میٹیریل، سازوسامان مہیا کیا تو کسی ملک نے فرنیچر دیا، کسی ملک نے Paintings دیں۔ کسی نے قالین دیئے تو کسی نے دوسری کوئی چیز، غرض اس عدالت کی عمارت میں ہر ملک کا حصہ ہے اس لحاظ سے اس عمارت کی حیثیت ایک International Building کی بھی ہے۔

حضور انور نے 28 ستمبر 2005ء کو یہ عمارت اندر سے ملاحظہ فرمائی تھی۔ (الفضل 21 اکتوبر 2005ء)

## منی ہالینڈ

منی ہالینڈ کے نام سے وہ مشہور پارک بھی دیکھا جہاں ہالینڈ کی تمام اہم اشیاء، مقامات، مصنوعات کے ماڈل رکھے گئے ہیں۔ پانی میں کھلونا جہاز اور ریلوے لائن پر گاڑیاں دوڑتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

## روزیریم

روزیریم کے نام سے وہ باغ دیکھا جہاں گلاب کی ہزاروں اقسام اپنی بہار دکھا رہی ہیں اور ہر ایک قسم کے لئے وسیع قطعہ زمین مخصوص ہے جس کے ساتھ اس کی تفصیل وغیرہ درج ہے۔ ہیگ کی سیر مکرم شہزاد احمد صاحب نے کرائی۔

## جماعت بیلجیئم

بیلجیئم میں جماعت کا باقاعدہ آغاز 1982ء میں ہوا۔ اب ملک کے 10 شہروں میں مضبوط جماعتیں قائم ہیں۔ اس کا موجودہ مشن ہاؤس بیت السلام 1985ء میں خریدا گیا۔ یہ دارالحکومت برسلز کے قریب ایک قصبے Dilbeek میں ہے۔ پہلی باقاعدہ بیت الذکر کی تعمیر قانونی مراحل طے کر رہی ہے مجوزہ جگہ کا حضور نے دسمبر 2009ء میں معائنہ فرمایا تھا۔

بیلجیئم میں جماعت بہت مستعد ہے اور حکومتی سرکردہ حکام کے ساتھ روابط بڑھ رہے ہیں۔ لاہور کے واقعہ کے دن بیلجیئم کے کئی حکومتی عمائدین نے جماعت سے اظہار تعزیت کیا۔ 12 جولائی مکرم ملک نسیم احمد صاحب، افتخار احمد ایاز صاحب، صدر و نائب صدر خدام الاحمدیہ پر مشتمل وفد ایک ممبر پارلیمنٹ سے ملا اور جماعت کا پیغام پہنچایا اور تازہ مظالم سے مطلع کرتے ہوئے تفصیلی بریفنگ دی۔ خاکسار کو بھی اس وفد میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ موصوف نے خاصی دلچسپی کا اظہار کیا اور جماعت کے جلسہ پر آنے کا وعدہ کیا۔

عربوں میں بھی دعوت الی اللہ کا سلسلہ ترقی پذیر ہے۔ مراکش اور الجیریا کے افراد نے 19 جون 2010ء کو بیلجیئم میں حضور کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی تھی۔ (الفضل یکم جولائی 2010ء)

بیلجیئم میں دو اور مشن ہاؤسز بھی ہیں ایک انٹورپن میں 3 منزلہ مرکز جس کا نام عزیز ہے اور اس کا افتتاح 15 نومبر 2001ء کو ہوا۔ دوسرا Hasselt میں جس کا نام بیت الرحیم ہے اور اس کا افتتاح 19 اگست 2001ء کو ہوا۔

## بیلجیئم کی سیر

صدر صاحب خدام الاحمدیہ بیلجیئم مکرم محمد اسماعیل اور نائب صدر بشیر احمد صاحب نے ہماری سیر کا بہت اچھا انتظام کیا۔ واٹرلو کا مشہور میدان جہاں نپولین کو شکست ہوئی تھی۔ بیلجیئم میں ہی ہے اس کو سیاحتی ٹرک پر بیٹھ کر دیکھا اور آڈیو سسٹم کے ذریعہ تفاصیل سنیں۔

اسی سے متعلقہ میوزیم بھی دیکھا۔ 225 سیڑھیاں چڑھ کر مانومنٹ بھی دیکھا جس کے اوپر شیر کا مجسمہ ہے۔ حضرت مصلح موعود نے نپولین کی بہادری کے کئی واقعات اپنے خطبات میں بیان کئے جس میں ایک یہ بھی ہے کہ نپولین کی فوج جب ایک جگہ ہلاکت کے قریب ہوگئی تو کسی نے کہا بھاگ جاؤ تو فوج نے کہا ہمیں نپولین نے بھاگنا نہیں سکھایا۔

منی یورپ بھی دیکھا یعنی وہ وسیع پارک جس میں یورپ کے 28 ملکوں کا تعارف ان کی اہم عمارات اور مقامات کے ماڈلز کے ذریعہ کرایا گیا ہے اور گویا پورے یورپ کی ایک طائرانہ سیر ہوجاتی ہے۔

بیلجیئم کی ایک اور قابل ذکر چیز اٹومیم ہے۔ جو 1958ء میں ایک نمائش کے لئے بنایا گیا تھا۔ یہ ایٹم کی شکل میں 9 بلند و بالا گولوں پر مشتمل ہے جنہیں لفٹ اور سیڑھیوں کے ذریعہ ملایا گیا ہے اور ہر گولے میں مختلف قسم کی تصاویر اور مجسمے رکھے گئے ہیں۔ اس عمارت کو مزید علمی اور سائنسی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

دنیا میں ڈائنو سارز کا سب سے بڑا میوزیم بھی بیلجیئم میں ہے اس کے قسما قسم کے مجسمے اور ماڈلز اور رکازات رکھے گئے ہیں اس ایسی کئی منزلہ عمارت میں انسان کی قدیم تاریخ، ارتقائی منازل، زمین کی سطح پر ہونے والے کروڑوں سالوں کے تغیرات متحرک تصویروں کی مدد سے دکھائے گئے ہیں۔

## پیرس

پیرس میں کسی زمانے میں پیری قبیلے کے لوگ آباد تھے جن کی نسبت سے اس شہر کا نام پیرس پڑ گیا۔ 987ء میں اسے فرانس کا دارالحکومت قرار دیا گیا۔

## بیت مبارک فرانس

احمدیہ بیت السلام مشن ہاؤس کی عمارت 1985ء میں خریدی گئی تھی۔ 2003ء میں اس کے ساتھ والی عمارت بھی خرید لی گئی جو اب گیسٹ ہاؤس کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور اس کی بیسمنٹ میں جماعت فرانس کے دفاتر ہیں۔ خدا کے فضل سے گزشتہ چند سالوں سے جماعت فرانس کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور مزید جگہ کی ضرورت کے پیش نظر 2006ء میں اس سے ملحقہ تیسری بڑی عمارت بھی خرید لی گئی۔ اس طرح یہ مشن ہاؤس قریب قریب کی تین عمارتوں پر مشتمل ہے۔

ان عمارتوں کے درمیان فرانس میں جماعت کی پہلی بیت مبارک کی پُرشکوہ عمارت ہے جس کا افتتاح حضور نے یکم اکتوبر 2008ء کو فرمایا بعض قانونی مجبوریوں کی وجہ سے منارہ بیت کے صحن میں مرکزی دروازے کے ساتھ رکھا گیا ہے مگر یہاں بھی بھلا معلوم ہوتا ہے۔ (الفضل 25،18 اکتوبر 2008ء)

اس مشن ہاؤس کے تعلق میں ایک ایمان افروز واقعہ بھی قابل ذکر ہے کہ خلافت رابعہ کے زمانہ میں علاقہ کی کونسل کو پارکنگ کے لئے جگہ کی تلاش تھی اس نے کئی جگہیں قیمتاً لینے کی کوشش کی مگر کوئی آمادہ نہ ہوا۔ آخر اس نے جماعت سے درخواست کی کہ مشن کے سامنے سڑک کی طرف کا ایک حصہ اس مقصد کے لئے دیا جائے۔ اس پر حضور نے فرمایا بغیر قیمت کے دے دیں اللہ تعالیٰ وسعت دے گا۔

چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قریب کی عمارتیں خریدنے کی توفیق دی بلکہ اس میں کونسل نے بھی مدد کی اور کہا کہ یہ بہت اچھے اور خادم خلق لوگ ہیں اور سب سے بہتر ہیں جو قومی ضرورت کے لئے اپنی جگہ قربان کر دیتے ہیں۔

فرانس کے 22 شہروں میں مضبوط اور فعال جماعتیں قائم ہیں اور 33 اقوام کے لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

مربی سلسلہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب اور نوجوان خادم عمران احمد صاحب نے ہمیں پیرس دکھایا۔

حضرت مصلح موعود نے 1924ء میں لندن کے سفر کے دوران فرانس ایک مسجد میں نماز ادا کی جو حکومت فرانس تعمیر کروا رہی تھی۔ حضور نے 29 اکتوبر 1924ء کو یہ مسجد دیکھی۔ ہم نے بھی یہ وسیع وعریض کئی منزلہ مسجد دیکھی جو اب مراکشی اور ترکی مسلمانوں کے پاس ہے۔

## ایفل ٹاور

پیرس کا نشان ایفل ٹاور ہے جس کی بلندی 1084 فٹ ہے اور فرانسیسی انجینئر ایفل کے نقشہ کے مطابق 31 مارچ 1889ء کو مکمل ہوا۔ اس سے ایک ہفتہ قبل جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی مگر یہ لوہے کے رنگ کا سیاہی مائل ہے جبکہ جماعت کا مینارہ سفید بے داغ ہے۔

41 سال تک یہ دنیا کا بلند ترین ٹاور رہا۔ لاکھوں سیاح اس کو دیکھنے آتے ہیں اور لمبی لمبی قطاروں میں ٹکٹ کا انتظار کرتے ہیں۔ یہ لوہے کے چار ستونوں پر کھڑا ہے۔ جن میں سے دو میں لفٹیں لگی ہوئی ہیں اور دو میں سیڑھیاں ہیں۔ بلندی پر جا کر سارے پیرس کا نظارہ کیا جاتا ہے اور رات کا منظر بہت سہانا ہوتا ہے۔

رات کو اس پر روشنیاں تو جگمگاتی ہی ہیں۔ ہر گھنٹے بعد خصوصاً رات 12 بجے ایک خصوصی لائٹ شو کے ذریعہ روشنی جھلملاتی ہے۔ ٹاور چونکہ بہت اونچا ہے اس لئے دور سے اس کا منظر بہت دلکش ہوتا ہے۔

شانزے لیزے پیرس کی سب سے بڑی شاہراہ ہے اور یہ شہر کا سب سے فیشن ایبل اور بارونق حصہ ہے۔ اسی جگہ فرانس کے قومی دن 14 جولائی کو سرکاری پریڈ بھی ہے حسن اتفاق سے ہم 13 تا 15 جولائی فرانس میں تھے اس لئے ساری تیاریاں اور ابتدائی رونق دیکھی۔ اس کے ساتھ صدارتی محل اور اسمبلی ہال ہے۔ نپولین مصر کے آثار قدیمہ سے ایک یادگار لایا تھا جسے منارہ کے طور پر ایستادہ کیا گیا ہے۔

## مونالیزا کی تصویر

مشہور عالم تصویر مونالیزا لوورے محل Louvre Palace میں ہے۔ پہلے یہ فرانسیسی شہنشاہوں کی رہائش گاہ تھا بعد میں اسے عجائب گھر میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس میں زیادہ تر آرٹ کے نمونے اور مجسمے

ہیں۔سب سے زیادہ رش مونا لیزا کی تصویر پر ہی ہوتا ہے۔کہتے ہیں کہ اگر اس میوزیم کی ہر تصویر کو صرف 3 سیکنڈ دیکھا جائے تو 3 ماہ کے عرصہ میں سارا میوزیم دیکھا جا سکے گا۔

شاہی محل بھی دیکھا جہاں بارش کے باوجود لمبی قطاریں تھیں۔ نپولین کا مقبرہ اور میوزیم بھی دیکھا۔ فرانس کی زیرزمین ریلوے کو میٹرو کہتے ہیں۔اس پر بھی سواری کی۔ایک ٹرین بغیر ڈرائیور کے چلتی ہے۔

## شکر نعمت

محترم امیر صاحب جرمنی، نائب امیر مکرم مبارک احمد تنویر صاحب اور دیگر ممبران عاملہ نے بہت محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا۔مربی انچارج مکرم حیدر علی صاحب ظفر اور دیگر مربیان نے بھی بہت وقت دیا۔

واپسی سے 2 دن قبل 16 جولائی کو امیر صاحب کے حکم پر بیت السبوح میں جمعہ پڑھایا۔اسی دن سہ پہر 6 بجے نیشنل عاملہ کی میٹنگ کے آخری حصہ میں اس عاجز کو بلایا گیا اور الفضل کے حوالہ سے سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی۔آخر پر اجتماعی کھانے میں بھی شرکت کی۔

یہ سارا سفر حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں سے نصرت الٰہی سے بھرپور رہا۔ ہر جگہ احباب جماعت نہایت محبت سے پیش آئے اور خلافت احمدیہ کے زیر سایہ اخوت کے نظارے دیکھے۔ عزیز و اقارب سے ملاقات ہوئی۔ جماعت احمدیہ جس شان سے پیش قدمی کر رہی ہے اس کے نمونے دیکھے۔اخلاص و وفا سے بھرے نومبائعین سے ملاقات ہوئی۔ یورپ کے بتکدوں میں توحید کے ترانے بلند کرتی ہوئی بیوت الذکر، مشن ہاؤسز اور مراکز دیکھے۔مغرب میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے مظاہر، تاریخی آثار اور جدید ترین عمارتیں دیکھیں۔اہل یورپ کا سلیقہ قانون کی پاسداری اور قطاروں کا منظر دیکھا۔ قدرت کی صناعی اور فطرت کو دیکھا۔

بہت سی باتیں جو سنی سنائی یا کتابوں میں پڑھی تھیں ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ الغرض میرے لئے تو یہ سب کچھ ایک خواب تھا جو حضور اقدس نے حقیقت میں بدلا۔

اللہ تعالیٰ اس شہر محبت اور میر کارواں کو ہمیشہ سلامت رکھے۔ہمیں اس کے لئے مقبول دعائیں کرنے کی توفیق دے اور اس کی دعائیں ہمارے حق میں قبول فرماتا رہے۔آمین

بقیہ صفحہ 6 مکرم انجینئر شاہین سیف اللہ

1945ء میں ہوئی اور وفات 30 مئی 2009ء کو ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اپنے فضلوں سے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔(آمین اللھم آمین)

مکرم ماسٹر احمد علی صاحب

# اطاعت وفرمانبرداری ایک خلق عظیم

لغوی معنی کے لحاظ سے فرمانبرداری کے معنی ہیں حکم ماننا، حکم کی تعمیل کرنا، اطاعت کرنا۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے بعد ماں باپ اور ان کے بعد عملی زندگی سے تعلق رکھنے والے اپنے سے بڑے کا حکم بجالانا۔ جماعتی سطح پر تنظیم کی طرف سے مقرر کردہ کارکن کی فرمانبرداری کرنا اس خلق عظیم کی ذیل میں آتا ہے۔فرمانبرداری کی واضح اور روشن مثال ہمیں کلام الٰہی میں ابوالانبیاء حضرت ابراہیم اور آپ کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہم السلام کی ملتی ہے۔آپ کا حکم خداوندی کی تعمیل میں اپنے نہایت چھوٹے سے گود کھیلتے بچے اور اس کی ماں کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ آنا کیا عمدہ نمونہ ہے؟ پھر آپ علیہ السلام کو بار بار خواب میں اشارہ ہوتا ہے کہ اپنی عزیز ترین شے میری راہ میں قربان کرو۔اس وقت آپ کا بیٹا آپ کے ساتھ دوڑتا پھرتا اور چھوٹے موٹے کاموں میں آپ کا ہاتھ بٹا لینے کی عمر کو پہنچ چکا ہے۔حضرت ابراہیمؑ نے اپنے خواب کا ذکر بیٹے سے کیا اور کہا میری عزیز ترین متاع اس عالم پیری میں تم ہی ہو؟ فرمانبردار اور اطاعت شعار بیٹے نے بلا تامل کیا ہی عمدہ جواب دیا۔میرے پیارے ابا! اگر یہ بات ہے تو میری گردن حاضر ہے۔ بسم اللہ کیجئے اور چھری پھیریے۔دونوں باپ بیٹے نے حکم خداوندی بجالانے میں ذرا بھر تردد نہ کیا۔ان کے قادر و توانا خدا نے بھی اپنے ان فرمانبردار بندوں کو انسانی عظمت اور ترقی کی اعلیٰ ترین مقام نبوت سے نوازا۔

انبیاء کرام کے اس گروہ میں ایک مرد میدان بھی ہے۔جس نے اپنے رب کریم کی اطاعت میں اپنا وجود ایسا مٹایا کہ خدا کی رضا اس کی رضا بن گئی وہی جس نے یہ نعرہ لگایا میری نمازیں میری قربانیاں اور میرا مرنا اور جینا سب اس اللہ کے لئے ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

قارئین کرام تب خدا بھی اس پر خوب مہربان ہوا اور دنیا میں اس کی سب مرادیں پوری کیں۔ اگلے جہان میں بھی جب تمام انبیاء کی خدمت میں خدا کے دربار میں شفاعت کرنے کی التجا ہوگی تو سب انبیاء کے عذر کے بعد آپ ہی وہ جری اللہ ہیں۔ جو آگے بڑھیں گے اور اپنے مولیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر گڑگڑا کر اپنے امتیوں کے لئے شفاعت کی اجازت چاہیں گے۔تب آپ کو یہ مژدہ سنایا جائے گا کہ آج آپ جو مانگیں عطا کیا جائے گا اور پھر کتنے ہی امتیوں کے حق میں آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔جن کے اعمال میں کچھ کمزوریاں بھی رہ گئی تھیں وہ سب بخشے جائیں گے۔ یقیناً یہی عظیم الشان مقبول دعا ہوگی۔جس کے بارے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ہر نبی کو ایک خاص دعا کی قبولیت کا وعدہ ہوتا ہے اور میں نے وہ دعا اپنی امت کے لئے محفوظ کر رکھی ہے۔ جو روز قیامت اپنے رب سے مانگوں گا۔ ہزاروں ہزار درود ہوں اس محسن اعظم پر جنہیں اپنی امت کا اس قدر درد ہے۔(بخاری)

ہم احمدیوں کا بھی یہ فرض ہے کہ فرمانبرداری اور اطاعت کے ایسے اعلیٰ اور عمدہ نمونے اس دنیا میں دکھاتے چلے جائیں تا کہ ہر شعبۂ زندگی میں ہماری فرمانبرداری اور اطاعت دیکھ کر غیر بھی کہہ اٹھیں یہ جماعت احمدیہ کا فرد ہے۔ترمذی شریف (باب البر) میں ایک روایت درج ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔باپ نے اپنی اولاد کو حسن ادب (فرمانبرداری) سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دیا۔گویا بچپن ہی سے اولاد کو فرمانبرداری کا خلق سکھانا چاہئے تا کہ بڑے ہو کر وہی اولاد فرمانبرداری کی عمدہ اور اعلیٰ مثالیں اور نمونے پیش کرنے والی بنی رہے۔ایک مثل مشہور ہے ’’طفل امروز قائد فردا‘‘ آج کا بچہ کل کا قائد ہوتا ہے۔حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ ہر باپ اور ہر ماں اپنے بچوں پر نگران ہیں۔ بلکہ بڑے بھائی چھوٹوں پر نگران ہیں۔بیہقی کی روایت ہے کہ اگر والدین ظلم بھی کریں تب بھی ان کی فرمانبرداری کرنی ہے۔ ان کی فرمانبرداری سے جنت کے دروازے کھلتے ہیں اور ان کی نافرمانی سے جہنم کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اسی طرح ابوداؤد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا میری ایک بیوی ہے اور میری ماں اسے طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ یہ سن کر ابوداؤد نے جواب دیا میں نے پیغمبر خدا سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ والدہ جنت کا دروازہ ہے تو اسے ضائع کر دے چاہے تو اس کی حفاظت کر۔

حضرت مسیح موعود سے ایک دوست نے خط کے ذریعہ استفسار کیا کہ میری والدہ میری بیوی سے ناراض ہے اور مجھے طلاق کا حکم دیتی ہے۔ مجھے خود بیوی سے کوئی رنجش نہیں۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا والدہ کا حق بہت بڑا ہے اور اس کی اطاعت فرض ہے (ملفوظات جلد 5 ص 498) پس والدین کی اطاعت اور رضامندی سب پر مقدم ہے بلکہ ان کی اطاعت اور فرمانبرداری دین اور دنیا دونوں سنوار دیتی ہے۔اس کی عمدہ اور اعلیٰ ترین مثال ہمارے سامنے حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کے وجود سے ملتی ہے کہ آپ مرشد کے حکم کی تعمیل میں ایک لمحہ بھر تاخیر برداشت نہ فرماتے صرف دو مثالیں پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود ایک بار دہلی میں تھے تو بذریعہ تار حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو بلوا لیا۔تار میں حضور کی طرف سے لکھا تھا Reach Immediately جلدی پہنچو۔حضرت مولانا حکیم نورالدین اپنے مطب (دواخانہ) میں بیٹھے مریضوں کو دیکھ کر نسخے لکھنے میں مصروف تھے کہ ڈاکیئے نے تار پیش کیا لکھا تھا۔ فوراً پہنچو! آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔آپ کی سیرت میں لکھا ہے۔ چلتے چلتے جوتا پہنتے جاتے تھے اور پگڑی کے بل چلتے چلتے درست کرتے جا رہے تھے۔ آپ کی واسکٹ ساتھ ہی نشست کے قریب کھونٹی پر لٹکی تھی وہ بھی اتار کر نہ پہنی اور نہ یہ دیکھا جیب میں کرایہ کے لئے کوئی پیسہ بھی ہے یا نہیں۔ بٹالہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔آگے کس طرح ٹکٹ کا انتظام ہوا اور کیسے دہلی پہنچے پورا واقعہ یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں۔آپ کی سیرت میں لکھا ہے کسی نے کہا ٹھہر کر سفر کی ضروری اشیاء تو لے لیتے فرمایا۔میرے آقا کا حکم ہو فوراً پہنچو۔تو نورالدین کی کیا مجال کہ تیاری میں لگ جائے؟

اسی طرح حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا واقعہ ہے گھر سے کھانے پینے کی اشیاء خریدنے کے لئے بازار میں تھے کہ آپ کے مرشد کی طرف سے ایک آدمی نے آ کر یہ پیغام دیا۔ فلاں گاؤں یا شہر میں پہنچو وہیں سے اس شہر کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ یہ تھے اطاعت اور فرمانبرداری کے نمونے حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے کہ وہ کتنے مستعد تھے۔اللہ تعالیٰ کو ان کی فرمانبرداری کی ادائیں ایسی پسند آئیں کہ دونوں کے نام تا قیامت نہایت عزت و احترام سے لئے جائیں گے۔

آخر میں حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک تحریر پیش کر کے اپنا مضمون ختم کرتا ہوں فرمایا:

سنو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول عربی امی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو فرمانبرداری کے عمدہ اور اعلیٰ ترین معیار پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ غیر بھی ہماری اطاعت اور فرمانبرداری سے متاثر ہو کر کہہ اٹھے کہ ان لوگوں کی عادات و اطوار کیا عمدہ اور اعلیٰ ہیں۔

چکھایا ذائقہ وحدت کا ہم سب کو خلافت نے
نئے در ہم پہ کھولے ہیں خلیفہ کی اطاعت نے

مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب

# مکرم انجینئر شاہین سیف اللہ خان صاحب

خاکسار 22 فروری 1965ء میں مظفر گڑھ ایم پی او واپڈا میں سینئر سٹور کیپر بھرتی ہوا۔ وہاں ہمارے ایک EX.EN سید ناصر صاحب بھی تھے۔ جو کچھ عرصہ کے بعد ریٹائر ہو کر کراچی چلے گئے تھے۔ وہاں سیم تھور کو ختم کرنے کے لئے سیم نالے بن رہے تھے۔ بڑی ہیوی مشینری کام کر رہی تھی۔ مارچ 1972ء میں مرید کے، نارووال اور چونڈہ بڈیانہ میں سڑکوں کا کام شروع ہوا۔ جو ہمارے محکمہ کو ملا۔ میری ٹرانسفر 6 مارچ 1972ء کو نارووال ہوگئی۔ تقریباً 20 مارچ کو دونوں سڑکوں کا کام وسیع پیمانے پر شروع ہوگیا۔ 5/اپریل 1972ء کو جب گوجرانوالہ میں سٹور کے سلسلہ میں گیا ہوا تھا اور شام کو واپس کیمپ جو کہ نارووال سیالکوٹ پھاٹک کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ پہنچا تو میرے ایک ملازم نے بتایا کہ پانچ چھ ایس ڈی اوز نئے آئے ہیں ان میں سے ایک شاہین نامی ایس ڈی او آپ کا پوچھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا پورا نام؟ تو اس نے بتایا کہ شاہین سیف اللہ میں نے سوچا کہ یہ احمدی ہوں گے۔ کیونکہ میں اپنے محکمہ میں ہر ایک دفتر میں اور ہر جگہ اپنے آپ کو احمدی پہچان کراتا رہتا تھا تاکہ کوئی میرے سامنے ایسی ویسی بات کہہ کر بعد میں شرمندگی محسوس نہ کرے اور بعد میں پریشان نہ ہو۔ لہٰذا مجھے رات بھر شاہین صاحب سے ملنے کی خواہش رہی۔

دوسرے دن پھر ایس ڈی اوز کی ٹیم کیمپ میں اپنی اپنی گاڑی (جیپ) اور دوسرا سامان (سروے) کا لینے حسب پروگرام آئے۔ تو وہی ایک نوجوان انجینئر میری طرف آرہا تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور پوچھا کہ آپ شاہین سیف اللہ صاحب ہیں۔ انہوں نے مسکرا کر ایسا جواب دیا کہ جیسے ہم بہت عرصہ سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ فوراً ہمارا تعارف ہوگیا اور شام کو تفصیلاً ملاقات کا پروگرام بن گیا۔ اس کے بعد تو پھر روزانہ دو یا تین مرتبہ ملاقات ہو جاتی۔ میں وہاں پر واپڈا کی ڈویژنل یونین کا صدر بھی تھا اور سٹور کا بھی اور ٹرانسپورٹ کا بھی انچارج تھا۔ جماعت کی باتیں اور پروگرام بنتے رہتے۔ ہم نے مل کر جماعت کے صدر صاحب سے رابطہ کیا کہ احمدی بیروزگار نوجوان بھجوائیں تاکہ ان کو بھرتی کیا جائے۔ بہر حال دن گزرتے گئے ان کی نمایاں شخصیت کیا کیا بیان کروں۔

ان کی ہینڈ رائٹنگ جیسے کاغذ پر موتی بکھیر رہے ہوں۔ ان کے کام میں لگن کی مثال نہیں مل سکتی۔ اگر ڈرائیور لیٹ ہوا یا گاڑی خراب ہوئی وہ اپنی سائٹ پر پیدل چل پڑتے۔ کسی ملازم کا بل رک گیا پوچھا کتنے پیسے ہیں؟ ملازم نے وجہ بتائی کہ اکاؤنٹس والے جان بوجھ کر نہیں دے رہے کمیشن مانگتے ہیں تو اپنی جیب سے پیسے دے دیئے اور بل پھاڑ دیا۔ ان کے EXEN نے مجھ سے گلہ کیا کہ مہمانوں کے لئے خرچ چاہئے شاہین صاحب کو سمجھائیں انہوں نے کہا کہ میری تنخواہ سے میرا حصہ لے لیا کریں۔ اپنے اوورسیئروں کو ہدایت تھی کہ سیمنٹ یا دوسرے میٹیریل میں کنجوسی نہیں کرنی کم ہو جائے گا تو اور مہیا کردوں گا لیکن بچانے کی کوشش نہ کریں۔

ایک رات جبکہ پل کا کام جاری تھا اور زوروں پر تھا پیچھے سے پانی چھوڑنا تھا۔ لیبر نے ہڑتال کردی۔ ہم نے خود کام شروع کردیا ٹھیکیدار بھی احمدی تھا اس کو بھی ساتھ لیا اوورسیئروں اور دوسرے سٹاف کو بھی ساتھ لیا اور خود بھی شامل ہوگئے اور دائرے بھرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد لیبر واپس آگئی۔ انتہا کے خوددار تھے۔ کبھی بلیک میل نہیں ہوئے۔ مذکورہ ٹھیکیدار زیادہ سختی کرتے تھے وہ مجھے کہتا تو میں بھی اس سے معذرت کر لیتا کہ شاہین صاحب اس معاملہ میں بہت اصول پسند ہیں کسی غلط رعایت کی توقع نہ رکھنا۔ دوسرے ٹھیکیداروں سے زیادہ نگرانی تم پر کریں گے۔

آخر سڑک کی تعمیر کے بعد وہ عراق چلے گئے اور پھر واپڈا کو چھوڑ دیا۔ لیکن ہمارا رابطہ برابر رہا۔ میں یہاں سے ہفتہ وار رسالہ ''لاہور'' اور ''الفضل'' جانے والے لوگوں کے ہاتھ عراق بھجواتا رہتا اور وہ سارے رسالے پڑھتے رہتے۔ اس کے بعد 1981ء میں اپنی کمپنی میں سٹور سپروائزر کا ویزا بھیجا اور میں واپڈا سے چھٹی لے کر بغداد چلا گیا۔ وہاں پر ان کے کزن مکرم بشارت اللہ خان صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ وہ وہاں لیبر آفیسر تھے۔ ہم دونوں ایک ہی کیمپ میں رہتے تھے۔ لیکن اپنے اپنے کام میں لگے رہتے تھے۔ دونوں کی بہت انڈرسٹینڈنگ تھی۔ لیکن شاہین صاحب اپنے کام میں مصروف رہتے تھے کبھی کبھار ملاقات ہوتی تھی۔ اپنے اصولوں پر بشارت صاحب کو بھی لاجواب کر دیتے تھے۔ میں تو ویسے ہی ان کو سمجھتا تھا اور کبھی وہ بات نہیں کرتا تھا۔ جو مجھے خود معلوم تھی کہ ناممکن ہے۔ اس کے بعد بشارت صاحب بھی پاکستان آگئے۔ میں بھی اپنے محکمہ میں واپس آگیا۔ کافی مدت بعد شاہین صاحب بھی پاکستان آگئے اور پاکستان میں کمپنی جائن کرلی۔ وہ ایک کمپنی کو چھوڑتے تو دوسری کمپنی راتوں رات انتظار میں ہوتی تھی۔ اتنا ایماندار، قابل، محنتی، تجربہ کار انجینئر کہاں ملتا تھا۔ آخر موٹروے پر کورین کمپنی کے چیف انجینئر کے عہدے پر تعینات ہو گئے میں واپڈا ہاؤس میں سروس کرتا تھا ٹیلی فون پر رابطہ ہوتا اور کبھی کبھار ملاقات بھی ہو جاتی تھی۔ لیکن جب ملاقات ہوتی تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ مدتوں کی ہنسی آج پوری ہوگی۔ ماضی کی باتیں چھڑ جاتیں۔ ان کے ماتحت مجھے اکثر کہتے تھے کہ شاہین صاحب کبھی ہنستے نہیں دیکھے۔ میں نے ان کو بتایا کہ جب رات کے کھانے کے بعد چہل قدمی کریں گے تو کسی جگہ بیٹھ کر دیکھنا پھر آپ لوگوں کو اندازہ ہو جائے گا کہ وہ کتنے خوش دل انسان ہیں اور پھر صبح سب نے بڑی تعریف کی۔

میں نے ان کو بتایا کہ وہ اپنے کام میں بہت سنجیدہ ہوتے ہیں اور وہ کہا کرتے ہیں کہ دوستی میرے یعنی شاہین سیف اللہ سے ہونی چاہئے۔ میرے عہدے سے نہیں۔

جماعت سے لگن انتہائی درجہ کی تھی۔ جب موٹروے میں سروس کرتے تھے چکوال میں رہائش پذیر تھے اور پھر وہاں کے ضلعی امیر بھی تھے۔ جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ موصی تھے اور چندوں کے معاملہ میں سیکرٹری مال کے پاس خود جاتے اور اپنے وعدوں میں بڑھ چڑھ کر چندہ دیتے۔ خلیفہ وقت کی طرف سے کوئی نئی تحریک آتی تو بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ غریب احمدی کے لئے بڑا درد رکھنے والے تھے۔ ہم سوچتے رہتے کہ یہ زمانہ کے ستائے ہوئے لوگ ہیں ان کی ہر لحاظ سے مدد کرنی چاہئے اور ہر لحاظ سے ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے اپنے خلیفہ وقت کے حکم کے انتظار میں رہتی ہے۔ آپ نڈر، بے باک، مخلص اور سچے احمدی تھے۔ حقوق العباد میں بھی انتہائی مخلص تھے۔ ان کے ایک چھوٹے بھائی مکرم نصر اللہ خان صاحب درانی بھی انجینئر تھے جو تقریباً چار سال پہلے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے (آمین) وہ بھی ٹاؤن شپ حلقہ کے صدر رہ چکے ہیں۔ وہ نیسپاک (NESPAK) میں چیف انجینئر نگ کے عہدہ پر فائز رہے ہیں۔ وہ بھی انتہائی مخلص تھے اور بھی ان کے تمام عزیز و اقارب بھی بہت مخلص احمدی ہیں جن کے ساتھ میرا رابطہ رہا ہے۔ ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ شاہین صاحب کے متعلق آج سے بارہ تیرہ سال پہلے میں نے اخبار میں خبر پڑھی کہ موٹروے پر ایک قادیانی انجینئر تبلیغ کرتے ہوئے پکڑے گئے ہیں اور لوگوں نے ان کو بہت مارا ہے اور بھی بہت کچھ ان کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ جو اس وقت کے ایک ایم این اے/ایم پی اے کے ایماء پر یہ سب کچھ ہوا ہے۔

میں اس وقت واپڈا ہاؤس میں سروس کرتا تھا۔ بڑا پریشان ہوا کہ جلدی سے جلدی شاہین صاحب سے رابطہ ہو۔ آخر ایک دن شاہین صاحب خود ہی میرے دفتر واپڈا ہاؤس آگئے حال احوال کے بعد میں نے ڈرتے ہوئے ذکر کیا کہ آپ کے متعلق بھی اخبار میں خبر پڑھی تھی تو فوراً کھل کھلا کر ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ بالکل صحیح تھی۔ میں نے پھر پوچھا کہ اس میں کچھ گدھے وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔ پھر کھلکھلائے اور کہنے لگے یہ بھی ٹھیک ہے بلکہ انہوں نے مجھے مار مار کر پھینک دیا تھا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ایک حکومت کا ایم این اے یا ایم پی اے تھا وہ لوگوں کو بھرتی کرا کر ڈیوٹی پر آنے کی بجائے اپنے کام کراتا تھا۔ میری کمپنی نے مجھے حکم دیا کہ کنٹرول کرو۔ میں نے جب کنٹرول کیا اور غیر حاضر ورکروں کو نکال دیا تو اس مذکورہ ایم پی اے نے لوگوں کو اکسا کر تبلیغ کا ڈرامہ رچا کر یہ سب کچھ کروایا تو میں حیران ہوگیا کہ کس طرح آپ نے سزا کاٹی اور پھر ڈٹ کر سچائی سے بیان کیا اور پھر کہا کہ میں تو خوش تھا کہ میں نے ڈیوٹی میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ حتیٰ کہ اپنی عزت کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی کیونکہ میرا ضمیر صاف اور مطمئن تھا۔

ان کی کہانی تو بہت لمبی ہے۔ پھر ہم جب دور دور ہوگئے تو کبھی کبھی ہی ملاقات ہوتی اور وہ بھی بہت مصروف آدمی تھے جس کمپنی میں بھی جاتے رات دن انہی کے ہو جاتے۔ فیملی کبھی لاہور تو کبھی ربوہ خود کبھی عراق، کبھی بلوچستان ڈیم پر دن رات کام میں مصروف، کبھی ٹینڈروں کے سلسلہ میں اسلام آباد، پھر موٹروے پر، کبھی چکوال، کبھی شیخوپورہ، کبھی پشاور، طبیعت ناساز ہو تب بھی حاضر رہتے۔ ایک مرتبہ جب موٹروے پر کام کر رہے تھے تو میں نے سنا کہ شاہین صاحب جتنے پودے موٹروے پر لگے ہوئے ہیں ان کی گنتی کروا رہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا تو کہنے لگے کہ ان میں بہت زیادہ کرپشن ہوئی ہے۔ لاکھوں پودے لگائے تو نہیں گئے مگر بل بنوا لیا ہے۔ لہٰذا میں نے تو اپنی تسلی کر کے بل پاس کرنے ہیں۔ ٹھیکیداروں نے انتہائی کوشش کی ہر لحاظ سے۔ لیکن بے سود! پھر ٹھیکیدار کے گماشتوں نے سائٹ پر شاہین صاحب کو پکڑ کر کافی مارا پیٹا اور وہیں پھینک گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا۔ شاہین صاحب اصول پسند آدمی تھے کبھی اصولوں کے خلاف سمجھوتہ نہیں کیا۔ کمیشن اور سفارشیں، لیکن آپ کو ان چیزوں کی کیا پرواہ تھی۔ اصولوں کا سودا؟ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ایسی مثالیں تو بہت زیادہ ہیں۔ یہ تو چند ایک مثالیں ہیں جن کا مجھے معلوم ہوسکا۔ ویسے ان کے ٹینڈر بھرے ہوئے۔ بل پاس کئے ہوئے یا کنسرن کمپنی کے بنائے ہوئے جن پر شاہین صاحب کے دستخط موجود ہوں کبھی کسی ایمپلائی نے لیت ولعل سے کام نہیں لیا۔ وہ سمجھتے تھے کہ شاہین صاحب نے بنوائے ہیں یا چیک کر لئے ہیں۔ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید کی روایت ہے کہ مکرم شاہین صاحب کے کام کی مہارت اور دیانتداری کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قصر خلافت ربوہ کی تعمیر کے متعلق بعض مسائل سامنے آئے تو اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکرم شاہین صاحب کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ اس کا جائزہ لے کر تفصیلی رپورٹ پیش کریں۔ حضور ان کی رپورٹ سے اتنا خوش ہوئے کہ ان کو کچھ نقد رقم بطور انعام بھی دی۔

مجھے یاد ہے موٹروے کی کرپشن کے سلسلہ میں ایک مرتبہ ہائی سکول کی انکوائری کی بات چل رہی تھی۔ تو جماعت اسلامی کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے تجویز دی کہ اگر انکوائری کروانی ہے تو شاہین سیف اللہ کو دیں۔ گو وہ احمدی جماعت کا ہے لیکن اس سے بہتر اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ تو اندازہ کریں ان کی سچائی اور ایمانداری کا۔ ان کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور ایک بچی جس کی دو سال قبل شادی ہوچکی ہے۔ ان کی پیدائش

باقی صفحہ 5 پر

# اطلاعات و اعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## تقریب آمین

مکرم نصیب احمد بٹ صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مرتاض احمد نے ساڑھے سات سال کی عمر میں اور خاکسار کی بیٹی عروسہ نے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے ان دونوں بچوں کی آمین کی تقریب دفتر خدام الاحمدیہ میں منعقد ہوئی۔ دونوں بچوں سے مکرم فرید احمد نوید صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت ان کی والدہ محترمہ کو نصیب ہوئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عزیزان کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری بشیر احمد صراف صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نسبتی بھائی محترم محمد سلیمان صراف صاحب ولد محترم میاں محمد اسماعیل صاحب مرحوم ڈسکہ کوٹ بعمر 73 سال حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے مورخہ 30/اگست 2010ء کو 8 بجے شام بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ 31/اگست کو 11 بجے مکرم احمد فرحان ہاشمی صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ آپ چونکہ موصی تھے۔ تابوت ربوہ لے جایا گیا۔ آپ کی نماز جنازہ بیت مبارک میں بعد نماز عشاء محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ مرحوم بفضل ایزدی مخلص احمدی تھے۔ نمازوں و چندہ جات میں باقاعدگی رکھتے تھے۔ جوانی میں بطور قائد خدام الاحمدیہ خدمت کا موقعہ ملا۔ مجلس انصار اللہ میں منتظم وقف جدید تھے۔ خلافت سے پیار و محبت کا جذبہ تھا۔ مہمان نواز تھے۔ اولاد کو محنت سے پڑھایا اور تربیت کی۔ مرحوم کے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم رانا طاہر احمد صاحب ایڈووکیٹ، مکرم زاہد احمد صاحب سیکرٹری وصایا، مکرم شاہد احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید، مکرم ندیم احمد صاحب، تین بیٹیاں محترمہ تسلیم کوثر صاحبہ، محترمہ شہناز کوثر صاحبہ اور محترمہ نسرین کوثر صاحبہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## ایک تبریک۔ ایک تصحیح

مکرم میاں عبدالرزاق رازی صاحب ناظم مجلس انصار اللہ علاقہ آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

مکرمی سید محمد احمد صاحب کا مضمون پارٹیشن کے زمانے کی چند یادداشتیں پڑھنے کا موقع ملا۔ بہت ہی خوب تحریر کے ساتھ ایمان افروز واقعات پڑھنے کو ملے تاریخی حقائق سے آگاہی بہت ضروری ہے جو کہ اس مضمون کا خاصا ہے۔ گزارش ہے کہ ایسی تحریرات جماعت کے ان بزرگوں کو تحریک کر کے ضرور الفضل میں شائع کرتے رہیں تاکہ ایمان میں ترقی کے ساتھ جماعت کی تاریخ سے بھی دوست آگاہ ہوتے رہیں۔ اس تحریر میں جہاں معجزانہ واقعات کا ذکر ہے وہاں خلافت کے ساتھ وفا، محبت اور عقیدت کا بھی خوب اظہار ہے اور خلافت کی بات نہ ماننے سے کتنا نقصان ہو سکتا ہے اس کا بھی ایک واقعہ سے پتہ چل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مکرمی سید صاحب کو جزا عطا کرے اور انہیں آئندہ بھی امریکہ میں بیٹھ کر ایسی تحریرات لکھنے اور دوستوں تک پہنچانے کی توفیق عطا کرتا رہے۔ آمین

مضمون کے آخر میں ایک نوٹ درج ہے کہ لکشمی چوک میں بیٹری کی دکان کے مالک کا نام محمد لطیف درج ہے اس کی اصلاح ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ لکشمی چوک لاہور میں یہ دکان پارٹیشن سے پہلے کی ہے اور اب بھی موجود ہے، بند نہیں ہوئی دوسرے اس دکان کے مالک کا نام میاں عبدالحکیم احمدی صاحب تھا اور وہ پائینیر بیٹری سروس کے نام کے ساتھ دکان چلاتے تھے اب ان کے بیٹے میاں عبدالباسط صاحب اس دکان کو باسط بیٹری ورکس کے نام سے اسی جگہ لکشمی چوک لاہور میں چلا رہے ہیں۔ میاں عبدالحکیم احمدی صاحب میرے تایا سسر ہیں اور ان کے بیٹے جن کا اس مضمون میں ذکر ہے عبداللطیف صاحب کوئینز روڈ پر لطیف موٹرز کے نام سے شوروم چلا رہے تھے اب وہ بھی فوت ہو گئے ہیں ان کے بیٹے عامر لطیف اس شوروم کو چلا رہے ہیں۔

## سانحہ ارتحال

مکرم رانا محمد شریف صاحب سیکیورٹی گارڈ نظارت تعلیم ولد مکرم چوہدری اللہ رکھا صاحب نمبردار اسلام نگر پل مانگا سیالکوٹ حال نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد علی خان صاحب آف 60 چک کھیم سنگھ ر۔ب مورخہ 6 ستمبر 2010ء کو بقضائے الٰہی بعمر 51 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ بفضل اللہ تعالیٰ موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ اگلے روز مورخہ 7 ستمبر کو جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں دوپہر 2 بجے مکرم ظفر احمد ناز صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعداز تدفین دعا مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر محلّہ نے کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ بزرگ والدین اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹی شادی شدہ ہے۔ ایک بیٹی حافظ قرآن ہے۔ مرحومہ نے اللہ کے فضل سے بچیوں کی نہایت اعلیٰ تربیت کی اور دینی اور دنیوی تعلیم سے آراستہ کیا۔ تیسری بیٹی نے ایم اے ہسٹری کیا ہوا ہے اور آجکل محلّہ میں لجنہ اماء اللہ میں سیکرٹری خدمت خلق خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ مرحومہ خلافت سے بے پناہ محبت کرنے والی، مہمان نواز، بے حد ملنسار، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی اور دعوت الی اللہ کا بے حد شوق رکھنے والی تھیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اپنا قرب عطا فرمائے ان کی خوبیاں ان کی اولاد بھی اپنانے والی ہو۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## اعلان دارالقضاء

(مکرم ملک محمد تجمل صاحب ترکہ
مکرمہ غلام زہرہ صاحبہ)

مکرم ملک محمد تجمل صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری ہمشیرہ مکرمہ غلام زہرہ صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 11/12 دارالعلوم غربی ربوہ کل رقبہ میں سے ڈیڑھ مرلہ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

**تفصیل ورثاء**

(1) مکرم محمد اسحٰق صاحب (بیٹا)

(2) مکرم امجد علی صاحب (بیٹا)

(3) مکرمہ نگہت نسرین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

## کمپیوٹرائزڈ ب فارم کی تیاری

بعض اطلاعات کے مطابق گورنمنٹ 2011ء کے PREP کے داخلوں کیلئے نادرا کے ب فارم کو لازمی کر رہی ہے۔ چونکہ ب فارم کو بننے کیلئے کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔ اس لئے والدین سے درخواست ہے کہ اپنے بچوں کا ب فارم ابھی سے بنوا لیں تاکہ بعد میں داخلہ کے وقت کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ امید ہے کہ والدین اس طرف توجہ فرمائیں گے۔

(نظارت تعلیم)

## پتہ درکار ہے

مکرم عدیل کلیم مرزا صاحب ولد مکرم مرزا کلیم احمد صاحب وصیت نمبر 58590 نے 2 جولائی 2006ء کو مکان نمبر 107/C مرغزار کالونی ملتان روڈ لاہور سے وصیت کی تھی مندرجہ بالا پتہ پر موصوف رہائش پذیر نہیں ہیں پتہ چلا ہے وہ مکان چھوڑ گئے ہیں۔ مکرم موصی صاحب کا دفتر سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصی خود یا ان کا کوئی عزیز رشتہ دار یہ اعلان پڑھیں تو فوری طور پر دفتر سے رابطہ کریں اور موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## گمشدہ نقدی

مکرم وزیر خان ساجد صاحب استاد مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 8 ستمبر 2010ء کو خاکسار کی جیب سے مبلغ 10 ہزار روپے کہیں گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملے ہوں براہ کرم اس فون نمبر پر اطلاع دیں۔

03007705047

## بازیافتہ نقدی

مورخہ 9 ستمبر 2010ء کو کسی دوست کی گمشدہ رقم ملی ہے۔ جس کسی کی ہو نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی سے حاصل کر لیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

پرسکون ماحول وسیع پارکنگ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

# خبریں

## لاہور، جناح ہسپتال میں آتشزدگی، 3/افراد جاں بحق

لاہور میں جناح ہسپتال کے آئی سی یو میں شارٹ سرکٹ سے آگ لگ گئی جس سے تین افراد جاں بحق جبکہ پانچ افراد بے ہوش ہو گئے۔ دھواں اس قدر شدید تھا کہ دم گھٹنے سے 3/افراد جاں بحق ہوگئے۔ علامہ اقبال میڈیکل کالج کے پرنسپل جاوید اکرم کے مطابق جناح ہسپتال کا آئی سی یو 7 دن کیلئے بند رہے گا تاہم ایمرجنسی اور کارڈیالوجی وارڈ کو آئی سی یو کے طور پر استعمال کیا جائیگا۔

## شمالی وزیرستان، میزائل حملہ 9/افراد ہلاک

شمالی وزیرستان میں شوال میں جاسوس طیارے کے حملے میں 9/افراد ہلاک ہوگئے۔ جاسوس طیارے سے ایک گھر پر 3 میزائل فائر کئے گئے۔ میزائل حملے کے بعد بھی جاسوس طیاروں کی پروازیں جاری رہیں۔

## منچھر جھیل میں پانی کی سطح میں خطرناک اضافہ

ضلع جامشورو میں واقع تاریخی منچھر جھیل میں پانی کی سطح میں خطرناک اضافہ ہوگیا ہے۔ جس کے بعد انتظامیہ نے سیہون شریف میں واقع اڑل واہ ریگیولیٹر ہیڈ کے عقب میں کٹ لگا کر منچھر جھیل کا پانی دریائے سندھ میں گرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ منچھر جھیل میں سطح میں اضافہ سے سیہون کو شدید خطرہ لاحق ہوگیا ہے اور جھیل کی سطح میں اضافہ سے گاؤں جہانگارا سمیت 50 سے زائد دیہات زیر آب آ گئے۔ جبکہ جامشورو کی انتظامیہ نے یونین کونسل بوبک اور دل کی حدود میں واقع تمام گوٹھوں کے عوام کو فوری طور پر علاقہ خالی کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

## داخلہ جات پنجاب یونیورسٹی لاہور

۞ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے درج ذیل پروگرامز کیلئے داخلہ جات کا اعلان کر دیا ہے۔

۞ پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ (اپلائیڈ اکنامکس) ایک سالہ پروگرام۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 ستمبر ہے۔

۞ مختلف زبانوں میں ایک سالہ ڈپلومہ پروگرام کیلئے درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 ستمبر 2010ء ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے فون نمبرز 042-99231272,99212272 اور ویب سائیٹ www.pu.edu.pk پر رابطہ فرمائیں

۞ پنجاب یونیورسٹی (گوجرانولہ کیمپس) کو ایل ایل بی (تین سالہ) ایم ایس سی (آئی ٹی) بی بی اے، بی کام (آنرز) اور بی ایس (آئی ٹی) کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ جن کیلئے آخری تاریخ 17 ستمبر 2010ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبرز 055-9201225-6,9200985 یا ویب سائٹ www.pugc.edu.pk ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

## خطبہ عیدالفطر بقیہ صفحہ 1

پڑھنے جاتے تھے مگر اس عید پر دوسروں کے سہارے ان کی قبروں پر جارہے ہیں۔ یہ ایک ایسی کیفیت ہے جو بے چین کر رہی ہے اور عید کی خوشیاں غم پیدا کر رہی ہیں۔ لیکن اگر یہ سوچیں کہ ان کی قربانیوں سے جماعت کو ترقی ہو رہی ہے۔ انہوں نے یہ قربانیاں خدا کی رضا کے حصول کے لئے دی ہیں۔ اس لئے ہم بھی خدا کی رضا کی خاطر عید منائیں گے۔ جب ایسا کریں گے تو یہ بات جاں نثاروں کے درجات کو بلند کرنے والی ہوگی اور ہمارے لئے تسکین ہوگی اور عسر کا یہ عارضی دور یسر کے وسیع دور میں داخل ہوگا اور عید کی حقیقی خوشی کی بشارت ہوگی۔ جیسا کہ تذکرہ میں ذکر ہے۔ آمدن عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔ عید کا آنا مبارک ہو یہ حضرت مسیح موعود کے لئے مبارک ہے اور پھر آپ کے دم سے ساری جماعت کے لئے مبارک ہے اور جن لوگوں نے آپ کو مان لیا ان کی عید کے سامان تو پیدا کر دیئے گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو عید کے حوالے سے فتوحات کی خوشخبریاں دی گئی ہیں۔ پھر کیوں نہ ہم اپنے غموں کو بھول کر زمانے کے امام کے ساتھ شامل ہوں۔ ہمارے آنسو بہتے ہیں مگر دشمن پر کمزوری ظاہر نہیں کرتے بلکہ یہ خدا کے قرب کا باعث بنتے ہیں۔ پاکستان میں احمدیوں کی زندگی تنگ سے تنگ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور وہ ان مشکلات کو سامنے دیکھتے ہوئے عید منا رہے ہیں۔ اصل عید تو ان کی عید ہے۔ ہماری بیوت الذکر پر حملے کئے جارہے ہیں۔ اس کے باوجود ان کا بیوت الذکر میں آنا ایک جرأت مندانہ اقدام ہے۔ عورتوں اور بچوں کو ان کی حفاظت کی خاطر عید کی نماز کے لئے آنے سے روکا ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے بے چینی کا اظہار ہو رہا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ایسا کیا گیا۔ لیکن یہ ظاہری اسباب اور تقاضے پورا کرنا بھی ضروری ہے۔ لیکن اس کے بدلہ میں اپنے گھروں کو آہ و بکا اور گریہ وزاری سے اس قدر بھر دیں کہ خدا خود تسلی دے اور تنگی و مصائب کے دن ختم ہونے کا وعدہ پورا ہو۔ خدا کے آگے جھکنے اور گڑگڑانے سے کبھی گھبرانا اور تھکنا نہیں چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جرمنی کے ایک دانشمند نے کہا مجھے یہ یقین ہے کہ احمدیت کے نظام نے ہی اب دنیا میں رائج ہونا ہے۔ یہ حقیقی عید ہے۔ یہ فتح مبین اور غلبہ کی عید ہے اور اسی کے لئے بشارت دی ہے کہ عید کل تو نہیں پرسوں ہوگی۔ یہ ہوگا۔ مگر پیار محبت سے ہوگا۔ جب دنیا میں خدا کی حکومت قائم ہوگی وہ ہماری حقیقی عید کا دن ہوگا۔ عید کی یہ خوشیاں رمضان کے بعد آتی ہیں۔ آج احمدی راہ مولیٰ میں جان قربان کر رہے ہیں۔ یہ عید کے استقبال کے لئے ہیں۔ یہ قربانیاں قبولیت کا درجہ پا کر عیدوں کے سلسلہ کو شروع کر دیں گی۔ یہ عسر کا دور یسر کے دور اور فتوحات کی نشاندہی کر رہا ہے۔ پس ہمیشہ صبر اور دعا سے خدا تعالیٰ کی نصرت، مدد اور لقا مانگتے چلے جانا ہمارا کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا صدموں کی یہ کیفیت، پاکستان میں عورتوں کو عید کی خوشیوں سے رکنے کا غم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہو۔ یہ صبر خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ ہماری دعائیں، صبر اور حوصلے خدا کی نظر میں قابل قدر ہوں اور حقیقی عید کی وہ خوشیاں جو خدا کی نظر میں عید کی خوشیاں ہیں وہ ہم سب کو نصیب ہوں۔

آخر میں حضور انور نے تمام احمدیوں کو عید کی مبارک باد دی۔ خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اب ہم دعا کریں گے۔ اپنی دعاؤں میں جاں نثاروں، ان کے پسماندگان، اسیران اور پاکستانی احمدیوں کو یاد رکھیں کہ خدا ان کے غموں کو خوشیوں میں بدل دے۔ اسی طرح مالی قربانی کرنے والوں مختلف اوقات میں جماعتی عمارتوں اور لوگوں کی حفاظت کے لئے ڈیوٹیاں دینے والوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خدا ہم سب کو اپنا خالص عبد بنا لے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے لمبی پُرسوز دعا کروائی اور دعا کے بعد فرمایا کہ میرے بازو میں درد تھا۔ اس لئے ڈاکٹری ہدایت کے مطابق عید الفطر کے بعد تمام حاضرین سے جو مصافحہ ہوا کرتا تھا۔ آج مصافحہ نہیں ہوگا۔ اس کے بعد حضور نے دوبارہ عید مبارک ہو فرمایا اور سلام و دعا کے بعد بیت الفتوح کے مختلف ہالز میں تشریف لے جا کر احباب کو السلام علیکم فرمایا اور تشریف لے گئے۔

## ربوہ میں طلوع وغروب 15 ستمبر

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:25 |
| طلوع آفتاب | 5:50 |
| زوال آفتاب | 12:04 |
| غروب آفتاب | 6:17 |

## شوگر کیمپ کا انعقاد

۞ فضل عمر ہسپتال میں فری شوگر کیمپ مورخہ 15 ستمبر 2010ء کو بوقت صبح 9:00 بجے تا دوپہر 1:00 بجے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں لگایا جائے گا۔ ضرورت مند احباب وخواتین اس کیمپ سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور فری ٹیسٹ کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

آزمائشی دمہ کورس فری
افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب "فیملی ڈاکٹر" کی مدد سے اپنا علاج خود کریں۔ ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو و ہربل فارما وہسپتال
احمد نگر ربوہ: 0334-6372686

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائیل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمن فون دفتر: 6214209

ہر علاج ناکام ہو جائے تو؟
انشاء اللہ ایڈوانسڈ ہومیوپیتھی سے شفا ممکن ہے
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر سجاد بانی ایڈوانسڈ ہومیوپیتھی سے علاج کیلئے
رابطہ نمبرز 0334-6372030/047-6214226

زرعی سکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
نیو فضل عمر پراپرٹی سنٹر
شبیر احمد وڑائچ
ساہیوال روڈ ربوہ
فون: 0331-7790301,0333-9791043

FD-10

W.B
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Waqar Brothers Engineering Works
Sergical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

احمد کاسمیٹک اینڈ ہیئر ٹرانسپلانٹ سرجری سنٹر
D-7 گلبرگ روڈ نزد راجہ پٹرول پمپ ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور
ڈاکٹر طاہر محمود منہاس ایف سی پی ایس (سرجری)
کنسلٹنٹ پلاسٹک، کاسمیٹک وہیئر ٹرانسپلانٹ سرجن بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور
رہائش: C-54 میڈیکل کالونی بہاولپور فون: 062-2887733 موبائل: 0333-6396125
ہیئر ٹرانسپلانٹ سرجری ✪ کاسمیٹک سرجری ✪ پیٹ اور جسم کی فالتو چربی کا آپریشن ✪ پیدائشی کٹے ہونٹ اور تالو کا آپریشن
✪ جبڑے اور منہ کے فریکچر کے آپریشن ✪ ناک کی خوبصورتی کا آپریشن ✪ جلے، کٹے مریضوں کے آپریشن